نحنُ انصاراللہ

مجلس انصاراللہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی مجلّہ

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا

جون 2024ء، ذوالحجہ 1445، احسان 1403
www.nahnuansarullah.ca

نحنُ انصاراللہ

مجلس انصاراللہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی مجلّہ

جون 2024ء

اقتباس

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

’’ہماری جماعت بھی وہ نیا پودا ہے جسے خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں لگایا۔ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام کیا۔

غَرَسْتُ لَکَ بِیَدِیْ دَوْحَۃَ اِسْمٰعِیْلَ۔

اس کے یہی معنے ہیں کہ جس طرح اسماعیلؑ کو علیحدہ کر کے بسایا تھا۔ اسی طرح احمدیت کو بھی دوسروں سے علیحدہ قائم کروں گا۔ چونکہ لوگوں نے اعتراض کرنا تھا کہ ان لوگوں نے اپنی نمازیں، شادی بیاہ، جنازہ وغیرہ کیوں علیحدہ کر لئے؟ اس لئے اس الہام میں خدا تعالیٰ نے اس کا ایک جواب دیا ہے کہ اسمٰعیل کو بھی ابراہیمؑ نے دوسروں سے بالکل علیحدہ کر دیا تھا اور یہ ظلم وفساد اور تفرقہ نہیں تھا بلکہ ضروری تھا تا محمدیؐ نور ترقی کر سکے۔ اس زمانہ میں بھی محمدی نور مدھم ہو رہا تھا۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے پھر احمدیت کے پودے کو علیحدہ کر کے لگایا اور اسماعیلی پودے کی طرح اسے بھی وادیٔ غیر ذی زرع میں لگایا یعنی قادیان میں جو ترقی یافتہ اور متمدن دنیا سے بالکل الگ اور علیحدہ مقام ہے۔ پھر اس کی حفاظت بھی ایک بے کس و ناتواں جماعت کے سپرد کی تا دنیا اس کی طرف لالچ کی نگاہ سے نہ دیکھے اور محمدی نور پھر دنیا میں ترقی کرے۔ اس میں شبہ نہیں کہ ایک نادان بوڑھا مالی جو اپنے پرانے درختوں کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے نئے درخت لگائے جانے کو اپنی ہتک سمجھتا ہے لیکن اسے کیا معلوم کہ اس کا باغ تباہ ہونے والا ہے اور اگر پھل کو دنیا میں قائم رکھنا ہے تو ضروری ہے کہ نئے نئے درخت لگائے جائیں۔‘‘

(خطبہ عید الاضحی فرمودہ 10/ مئی 1930ء مطبوعہ خطبات محمود جلد دوم صفحہ 136)

بین الاقوامی اشاعت حوالہ نمبر ISSN 2560-886X (Print) ISSN 2560-8878 (Online)

رابطہ : editor@ansar.ca / ishaat@ansar.ca / Tel: 905-417-1800

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین
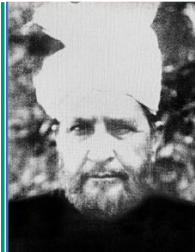
قال اللہ عزّ وجل

فَاِذَا قَضَيۡتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذۡكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوۡدًا وَّعَلٰى جُنُوۡبِكُمۡ‌ۚ فَاِذَا اطۡمَاۡنَنۡتُمۡ فَاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ‌ ۚ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتۡ عَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ كِتٰبًا مَّوۡقُوۡتًا (سورۃ النساء:104)

ترجمہ: پھر جب تم نماز ادا کر چکو تو اللہ کو یاد کرو کھڑے ہونے کی حالت میں بھی اور بیٹھے ہوئے بھی اور اپنے پہلوؤں پر بھی۔ پھر جب تمہیں اطمینان ہو جائے تو نماز کو قائم کرو۔ یقیناً نماز مومنوں پر ایک وقتِ مقررّہ کی پابندی کے ساتھ فرض ہے۔

تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام:

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’ارکان نماز دراصل روحانی نشست و برخواست کے ہیں انسان کو خدا تعالیٰ کے روبرو کھڑا ہونا پڑتا ہے اور قیام بھی آداب خدمتگاران میں سے ہے۔ رکوع جو دوسرا حصہ ہے۔ بتلاتا ہے کہ گویا تیاری ہے کہ وہ تعمیل حکم کو کس قدر گردن جھکاتا ہے اور سجدہ کمال ادب اور کمال تذلل اور نیستی کو جو عبادت کا مقصود ہے ظاہر کرتا ہے۔ یہ آداب اور طرق ہیں جو خدا تعالیٰ نے بطور یادداشت کے مقرر کر دیئے ہیں اور جسم کو باطنی طریق سے حصہ دینے کی خاطر ان کو مقرر کیا ہے علاوہ ازیں باطنی طریق کے اثبات کی خاطر ایک ظاہری طریق بھی رکھ دیا ہے۔ اب اگر ظاہری طریق میں (جو اندرونی اور باطنی طریق کا ایک عکس ہے) صرف نقال کی طرح نقلیں اتاری جاویں اور اسے ایک بارگراں سمجھ کر اتار پھینکنے کی کوشش کی جاوے تو تم ہی بتلاؤ اس میں کیا لذت اور حظ آسکتا ہے اور جب تک لذت اور سرور نہ آئے اس کی حقیقت کیوں کر متحقق ہو گی اور یہ اس وقت ہو گا جب کہ روح بھی ہمہ نیستی اور تذلل تام ہو کر آستانہ الوہیت پر گرے اور جو زبان بولتی ہے روح بھی بولے اس وقت ایک سرور اور نور اور تسکین حاصل ہو جاتی ہے۔‘‘

(الحکم جلد 3 نمبر 13 مورخہ 12اپریل 1899 صفحہ 5 تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد 3 صفحہ 337)
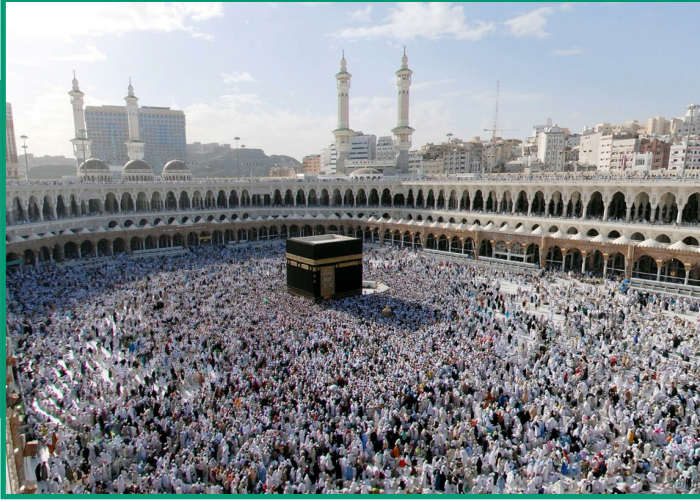
قال الرسول ﷺ

عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، قَالَ كُنْتُ أُتَرْجِمُ بَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَبَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ إِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ أَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ " مَنِ الْوَفْدُ . أَوْ مَنِ الْقَوْمُ ". قَالُوا رَبِيعَةُ. فَقَالَ " مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ . أَوْ بِالْوَفْدِ . غَيْرَ خَزَايَا وَلاَ نَدَامَى ". قَالُوا إِنَّا نَأْتِيكَ مِنْ شُقَّةٍ بَعِيدَةٍ، وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هَذَا الْحَيُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ، وَلاَ نَسْتَطِيعُ أَنْ نَأْتِيَكَ إِلاَّ فِي شَهْرٍ حَرَامٍ فَمُرْنَا بِأَمْرٍ نُخْبِرْ بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا، نَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ. فَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ،...... "شَهَادَةُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَإِقَامُ الصَّلاَةِ، وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ، وَصَوْمُ رَمَضَانَ،...... قَالَ " احْفَظُوهُ وَأَخْبِرُوهُ مَنْ وَرَاءَكُمْ. "

(صحیح بخاری کتاب العلم باب نمبر (25) بَابُ تَحْرِيضِ النَّبِيِّ ﷺ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى أَنْ يَحْفَظُوا الْإِيمَانَ وَالْعِلْمَ وَيُخْبِرُوا مَنْ وَرَاءَهُمْ)

ترجمہ: ابو جمرہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباسؓ اور لوگوں کے درمیان ترجمانی کیا کرتا تھا۔ انہوں نے کہا: عبدالقیس کے نمائندے نبی ﷺ کے پاس آئے۔ آپ نے فرمایا: یہ نمائندے کون ہیں؟ یا (فرمایا) یہ لوگ کون ہیں؟ انہوں نے کہا: ربیعہ قوم۔ آپؐ نے فرمایا: خوشی سے آئے یہ قوم یا (فرمایا) یہ وفد۔ نہ کبھی رُسوا ہوں نہ پشیمان۔ انہوں نے کہا: ہم آپؐ کے پاس دور فاصلے سے آئے ہیں اور ہمارے اور آپؐ کے درمیان یہ مضر کافروں کا قبیلہ روک ہے اور ہم صرف حرمت والے مہینے میں ہی آپؐ کے پاس آسکتے ہیں، اس لیے آپؐ ہمیں کوئی ایسا حکم دیں جو ہم پچھلوں کو بھی بتلائیں اور ہم بھی اس پر عمل کر کے جنت میں داخل ہوں۔ اس پر آپؐ نے انہیں چار باتیں کرنے کا حکم دیا: .... اقرار کرنا کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کا رسول ہے اور نماز سنوار کر پڑھنا اور زکوٰۃ دینا اور رمضان کے روزے رکھنا..... آپؐ نے فرمایا ان باتوں کو یاد رکھو اور جو تمہارے پیچھے ہیں اُن کو بھی بتلاؤ۔

کلام المہدی علیہ السلام

’’ہماری جماعت کے لیے سب سے زیادہ ضروری ہے کہ وہ اپنے اندر پاک تبدیلی کریں کیونکہ اُن کو تازہ معرفت ملتی ہے اور اگر معرفت کا دعویٰ کر کے کوئی اس پر نہ چلے تو یہ نری لاف گزاف ہی ہے۔ پس ہماری جماعت کو دوسروں کی سُستی غافل نہ کر دے اور اس کو کاہلی کی جرأت نہ دلادے، وہ ان کی محبت سرد دیکھ کر خود بھی دل سخت نہ کر لے۔

انسان بہت آرزوئیں اور تمنّائیں رکھتا ہے مگر غیب کی قضاء و قدر کی کس کو خبر ہے۔ زندگی آرزوؤں کے موافق نہیں چلتی تمنّاؤں کا سلسلہ اور ہے قضاء و قدر کا سلسلہ اور ہے اور وُہی سچا سلسلہ ہے۔ خدا کے پاس انسان کے سوانح سچے ہیں، اسے کیا معلوم اس میں کیا لکھا ہے اس لیے دل کو جگا جگا کر غور کرنا چاہیے۔‘‘

(ملفوظات جلد اول صفحہ 157،158)

کلام الامام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

''آپ کا نام انصار اللہ اس لیے رکھا گیا ہے کہ جہاں تک ہو سکے آپ دین کی خدمت کی طرف توجہ کریں…دینی لحاظ سے آپ لوگوں کا فرض ہے کہ آپ زیادہ سے زیادہ وقت عبادت میں صرف کریں اور اپنے عمل سے بھی اور پیغام پہنچا کر بھی دین کا چرچا زیادہ سے زیادہ کریں تا کہ آپ کو دیکھ کر آپ کی اولادوں میں بھی نیکی پیدا ہو جائے۔ پس اس حقیقت کو ہر ناصر کو سمجھنا چاہیے کہ اس نے اپنی عبادت کے معیار کو بڑھانا ہے۔ اپنی نمازوں کی حفاظت کرنی ہے۔ باجماعت نماز کی طرف توجہ دینی ہے۔ گھروں میں اپنی اولاد کے سامنے اپنی عبادت کے معیار کے نمونے قائم کرنے ہیں۔حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مثال دی ہے کہ ان کی قرآن کریم میں یہی خوبی بیان کی گئی ہے کہ آپ اپنی اولاد کو ہمیشہ نماز کی تلقین کرتے رہتے تھے اور یہی اصل خدمت اور انصار اللہ کا فرض ہے۔خود بھی نماز اور ذکر الٰہی کی طرف توجہ کریں اور اپنی اولاد کو بھی نماز اور ذکر الٰہی کی طرف توجہ دلاتے رہیں۔''

(اختتامی خطاب امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ، یوکے 2023ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل مورخہ 25/ نومبر 2023ء)

انتخاب از فارسی منظوم کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

سخن نزدم مراں از شہریارے
کہ بستم بر درے اُمید وارے

میرے سامنے کسی بادشاہ کا ذکر نہ کر کیونکہ
میں تو ایک اور دروازہ پر امیدوار پڑا ہوں

خداوندے کہ جاں بخش جہان است
بدیع و خالق و پروردگارے

وہ خدا جو دنیا کو زندگی بخشنے والا ہے
اور بدیع اور خالق اور پروردگار ہے

کریم و قادرو مشکل کشائے
رحیم و محسن و حاجت برارے

کریم و قادر ہے اور مشکل کشا ہے،
رحیم ہے محسن ہے اور حاجت روا ہے

فتادم بر درش زیرآنکہ گویند
بر آید در جہاں کارے زکارے

میں اس کے دروازہ پر آپڑا ہوں کیونکہ مثل مشہور ہے
کہ دنیا میں ایک کام میں سے دوسرا کام نکل آتا ہے

چو آں یاروفادار آیدم یاد
فراموشم شود ہر خویش و یارے

جب وہ یار وفادار مجھے یاد آتا ہے تو ہر
رشتہ دار اور دوست مجھے بھول جاتا ہے

بغیر او جہاں بندم دل خویش
کہ بے رویش نمی آید قرارے

میں اُسے چھوڑ کر کسی اور سے کس طرح دل
لگاؤں کہ بغیر اس کے مجھے چین نہیں آتا

دلم در سینہ ریشم مجوئید
کہ بستیمش بدامان نگارے

دل کو میرے زخمی سینے میں نہ ڈھونڈو کہ ہم نے
اُسے ایک محبوب کے دامن سے باندھ دیا ہے

دل من دلبرے را تخت گاہے
سر من در رہ یارے نثارے

میرا دل دلبر کا تخت ہے اور میرا سر یار کی
راہ میں قربان ہے

(درثمین فارسی حصہ دوم صفحہ 273،373)

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ممبران نیشنل عاملہ مجلس انصار اللہ کینیڈا کی ملاقات

مورخہ 19/ مئی 2024ء کو امام جماعتِ احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کینیڈا سے تشریف لانے والے ممبران نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کو اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں قائم ایم ٹی اے سٹوڈیوز میں بالمشافہ ملاقات کی سعادت حاصل ہوئی جنہوں نے خصوصی طور پر اس ملاقات میں شرکت کی غرض سے کینیڈا سے برطانیہ کا سفر اختیار کیا۔

السلام علیکم کہنے کے بعد حضور انور نے دعا کروائی جس کے ساتھ ملاقات کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ بعد ازاں تمام اراکینِ مجلس عاملہ کو اپنا تعارف کروانے اور اپنی مفوضہ ذمہ داریوں کے حوالے سے حضور انور سے شرف گفتگو کی سعادت حاصل ہوئی۔

سب سے پہلے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ وینکوور (Vancouver) سے کون آیا ہے؟ حضور انور نے وہاں لگنے والی آگ کی بابت استفسار فرمایا کہ کیا کوئی احمدی اس سے متاثر ہوا ہے؟

بعد ازاں حضور انور قائد عمومی کی جانب متوجہ ہوئے اور مجالس کی تعداد اور اُن کی رپورٹس کی صورتحال کے حوالے سے استفسار فرمایا۔ موصوف نے عرض کیا کہ مجالس کی کُل تعداد 116/ ہے۔ نناوے فیصد کی جانب سے رپورٹس باقاعدگی سے موصول ہوتی ہیں اور کُل تجنید 6721/ انصار پر مشتمل ہے۔

حضور انور نے نائب قائد تربیت سے دریافت فرمایا کہ حقیقی تربیت کو یقینی بنانے کے لیے کیا منصوبے بنائے گئے ہیں؟ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ آپ سے ہونے والی گذشتہ ملاقات کے بعد سے نماز کی اہمیت پر خاص زور دیتے ہوئے مسلسل یاددہانیوں پر توجہ مرکوز کی جارہی ہے، سال کے آغاز میں گھروں کے دَورہ جات کو پلان میں شامل کیا گیا تھا جس کے تحت کُل 3846/ انصار سے ملاقات کرنا ممکن ہوسکا تا کہ ان کے ساتھ ذاتی تعلق قائم کیا جاسکے۔ یہ سماعت فرمانے پر حضور انور نے استفہامیہ انداز میں دریافت فرمایا کہ کیا آپ نے انہیں خدا کے ساتھ بھی ذاتی تعلق قائم کرنے کی ہدایت کی یا نہیں؟

بایں ہمہ ممبرانِ انصار اللہ کو پنج وقتہ نمازوں کی ادائیگی اور اس کی اہمیت کی جانب توجہ دلاتے ہوئے حضور انور نے استفسار فرمایا کہ آپ کی مسجد میں فجر کی نماز پر کتنی حاضری ہوتی ہے؟ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ weekdays میں آٹھ سے دس افراد ہوتے ہیں لیکن weekends پر تقریباً اسّی سے سَو کے درمیان حاضری ہوجاتی ہے۔ مزید نماز مغرب وعشاء کی حاضری کی بابت دریافت فرمانے پر حضور انور کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ مغرب اور عشاء پر تقریباً پندرہ سے بیس لوگ ہوتے ہیں۔

اس پر تبصرہ فرماتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ آجکل لمبے دن ہوتے ہیں، لوگ کام سے فارغ ہو چکے ہوتے ہیں، انصار میں سستی ہے تو باقی کیا حال ہوگا؟ انصار کی تربیت کریں گے تو ان کی اگلی نسلوں کی تربیت ہوگی، انصار کی تربیت نہیں ہوگی تو نسلوں کی تربیت بھی نہیں ہوگی، یہ بہت ضروری ہے۔

حضور انور نے قائد مال سے مخاطب ہوتے ہوئے بجٹ کے حوالے سے مختلف امور پر گفتگو فرمائی نیز تلقین فرمائی کہ جب انصار اپنا چندہ اور بجٹ لکھواتے ہیں تو انہیں کبھی بھی سچائی کا

دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیے۔موصوف نے عرض کیا کہ انصار سے بجٹ تو collect کرتے ہیں اور بار بار یاددہانی بھی کروائی جاتی ہے لیکن وہ کہتے ہیں کہ ہماری income یہی ہے۔اس پر حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ ان سے کہیں یہ نہ کہو کہ تمہاری income یہ ہے، یہ کہو کہ میں اتنا چندہ دے سکتا ہوں، کم از کم جھوٹ تو نہ ہو۔بجٹ لکھواتے ہوئے نہ جھوٹ بولیں، نہ چندہ دیتے ہوئے جھوٹ بولیں، غلط بیانی نہ کریں۔پیسوں کی خاطر غلط بیانی کرنے کا فائدہ کیا ہے؟ جو وہ کہتے ہیں ہم اتنا چندہ دے سکتے ہیں، ٹھیک ہے، قبول کر لیں۔ٹھیک ہے، تم اتنا دے سکتے ہو، تمہارے سے ہم اتنا ہی لے لیں گے لیکن یہ نہ کہو کہ ہماری آمد اتنی ہے۔

حضور انور نے اس بات کا اعادہ فرمایا کہ جتنا چندہ کوئی دے سکتا ہے، وہ دے، لیکن غلط بیانی نہ کرے۔یہ عادت ڈالیں، سچائی کی عادت ڈال دیں اور یہ تربیت کا کام ہے۔جتنی کوشش آپ مال میں کرتے ہیں یا چندہ لینے کے لیے کرتے ہیں، اتنی کوشش تربیت والے اگر کریں تو باقی مسائل بھی حل ہو جائیں۔آپ عشرہ مال تو مناتے ہیں، عشرہ تربیت اتنا نہیں مناتے اور صرف پیچھے پڑے رہتے ہیں کہ چندہ دو۔کبھی پیچھے نہیں پڑے کہ نماز پڑھو، قرآن پڑھو اور حدیث پڑھو نیز حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑھو۔

حضور انور کی خدمت میں قائد تعلیم نے مطالعہ کتب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالے سے انصار میں پائی جانے والی سستی کا تذکرہ کرتے ہوئے راہنمائی طلب کی کہ کس طرح سے اس کو دُور کیا جا سکتا ہے؟

حضور انور نے فرمایا کہ اگر پوری کتابیں نہیں پڑھ سکتے تو جن کو انگریزی پڑھنی آتی ہے ان کو Essence of Islam اور جن کو انگریزی نہیں پڑھنی آتی ان کو مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام اپنی تحریروں کی رُو سے پڑھنی چاہیے، وہ ان کو دیں، مختلف topics میں سے جو دلچسپی کے topic ہیں وہ پڑھیں۔اسی سے کافی معلومات مل جائیں گی، پوری کتاب نہیں بھی پڑھ سکتے تو آسان اردو میں ملفوظات ہیں، ان کو پڑھنے کی توجہ دلائیں۔ چشمۂ معرفت کا وہ حصہ جس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ میں تقریر کی تھی، وہ حصہ خاص طور پر پڑھائیں، پھر جو اعتراض کے جواب میں پہلا حصہ ہے وہ بعد میں پڑھائیں۔اس کے ستّر سے پچھتر صفحات ہیں۔چشمۂ معرفت کی تقریر کا وہ حصہ پڑھائیں، اس میں بہت ساری باتوں کے جواب بھی مل جاتے ہیں، اس سے آج بھی بہت سارے contemporary issues کے جواب مل جاتے ہیں۔آپ نے مربیان اتنے رکھے ہوئے ہیں ان سے مدد لیں۔

اسی طرح حضور انور نے موصوف سے دریافت فرمایا کہ آیا وہ مربی ہیں؟ موصوف کے نفی میں جواب پر حضور انور نے فرمایا کہ ہر ناصر مربی ہوتا ہے، پہلے گھر میں مربی بنیں، پھر اپنے ماحول میں بنیں، پھر علاقے میں بنیں اور ملک میں بنیں۔حضور انور نے مزید توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ تربیت اور تعلیم یہ دونوں شعبہ جات active ہو جائیں تو مال کے شعبہ جات، تحریک جدید، وقف جدید اور جتنی قربانیاں کرنے والے ہیں، یہ خود بخود active ہو جاتے ہیں۔

بعد ازاں حضور انور نے ممبران مجلس عاملہ کو عمومی ہدایات سے بھی نوازا اور بحیثیت جماعتی عہدیدار ان کی ذمہ داریوں کی طرف انہیں توجہ دلائی۔

حضور انور نے فرمایا کہ سچائی پر قائم رہیں۔نمازوں کی طرف توجہ دیں۔قرآن کریم پڑھیں، تلاوت کریں اور اس کو سمجھنے کی کوشش کریں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھیں، ان کو سمجھنے کی کوشش کریں اور اگر پوری کتابیں نہیں بھی پڑھ سکتے تو کم از کم کتابوں کی شکل میں مختلف عناوین کے تحت اکٹھے کیے گئے مضامین کو ہی پڑھنا شروع کریں، وہی عادت ڈال لیں اور سچائی پر قائم رہیں، خدمتِ خلق کریں، گھروں میں تربیت کی طرف توجہ دیں اور اپنے نمونے قائم کریں۔گھروں میں اپنے نمونے قائم کریں گے تو ماحول کو بھی بہتر کرنے والے ہوں گے۔یہ چار، پانچ پوائنٹ ہیں جن پر آپ کو عمل کرنا چاہیے۔مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ انصار اللہ کے اجتماع پر آپ لوگ یہاں آئے ہوئے تھے تو بڑے فخر سے آپ نے کہا تھا کہ ہمارے پینتیس فیصد انصار نمازیں پڑھتے ہیں۔تو یہ تو کوئی کمال نہیں ہے۔پینتیس فیصد انصار نماز پڑھتے ہیں یا باجماعت نماز پڑھتے ہیں۔جن کے گھر سینٹر سے دُور ہیں وہ کم از کم گھروں میں باجماعت نماز کا رواج ڈالیں، بیوی بچوں کو نماز پڑھا لیا کریں، اس سے ایک باجماعت نماز کا احساس تو پیدا ہو گا۔

بعد ازاں ممبران مجلس عاملہ کو حضور انور سے سوالات پوچھنے اور اپنے شعبہ جات کے حوالے سے راہنمائی حاصل کرنے کا موقع ملا۔

قائد ذہانت وصحت جسمانی نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم کوشش کرتے ہیں کہ شعبہ تبلیغ کے ساتھ مل کر اپنے انصار کے events میں غیر از جماعت دوستوں کو لے کر آئیں اور ان میں سپورٹس ایونٹس کروائیں، اس سلسلے میں حضور انور اگر کچھ مزید راہنمائی فرما دیں؟

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ انصار صرف سپورٹس کے لیے نہ آئیں بلکہ آگے پھر ان کی جماعت سے attachment بھی ہو، انصار کی عمر تو ایسی عمر ہے کہ اس میں تو اگلے جہان کی زیادہ فکر ہو جاتی ہے، یہ احساس پیدا کریں۔

حضور انور کے صفِ دوم کے انصار کی کُل تعداد اور ان میں سے ورزش کرنے والوں کی بابت دریافت فرمانے پر نائب صدر برائے صفِ دوم نے عرض کیا کہ صفِ دوم کے انصار

کی کُل تعداد 3400 ؍ہے اور ان میں سے 1400 ؍انصار کے پاس سائیکل ہے اور سائیکلنگ کے پروگرام بنائے جاتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ سائیکل گھر میں، shelf میں سجا کر رکھا ہوا ہے، اس کا فائدہ کیا ہے؟ اس تبصرہ پر تمام شاملین مجلس بھی خوب محظوظ ہوئے موصوف سے مخاطب ہوتے ہوئے حضور انور نے استفسار فرمایا کہ وہ کام پر کیسے جاتے ہیں نیز تلقین فرمائی کہ جہاں تک ممکن ہو سائیکل پر ہی جانا چاہیے اور وہ خود کوشش کریں کہ اپنا نمونہ دکھائیں۔

سائیکل سفر کی بابت دریافت فرمانے پر موصوف نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ پچھلے ہفتے ہم نے کینیڈا بھر کی سطح پر سائیکل سفر کا اہتمام کیا تھا، جس میں ماشاءاللہ 500 ؍سے زائد انصار نے شرکت کی۔ حضور انور کے استفسار پر موصوف نے عرض کیا کہ چونکہ بعض انصار شامل نہیں ہوتے، اس لیے ان کو مدنظر رکھتے ہوئے کم از کم پانچ سے پندرہ کلومیٹر کا ٹارگٹ رکھا گیا تھا۔

اس پر حضور انور نے مجلس انصار اللہ یوکے کے ایک سائیکل گروپ کی مثال بیان فرمائی جنہوں نے حال ہی میں سپین جا کر سائیکل سفر کیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہاں سے پچاس سائیکلسٹ گئے تھے اور وہاں کے دوسرے سائیکلسٹ جو دنیا کے مختلف ممالک سے آئے ہوئے تھے، وہ بھی ان میں شامل ہو گئے اور اس طرح سپین میں تبلیغ کا ایک ذریعہ بھی بن گیا۔ وہ 250 سے 300 ؍کلومیٹر سفر کر کے آئے ہیں۔ اس طرح کا ایک علیحدہ event ؍رکھا کریں۔

حضور انور نے مزید توجہ دلائی کہ جن کو encourage کرنا ہے ان کو علیحدہ رکھیں اور جو اچھے سائیکلسٹ ہیں، ان کا علیحدہ گروپ بنائیں۔ اس کو تبلیغ کا ذریعہ بھی بنائیں۔ یوکے کے گروپ نے وہاں جا کے پھر لٹریچر بھی تقسیم کیا، تبلیغ بھی کی، دوسرے لوگ بھی شامل ہوئے۔ جاپان، ادھر ادھر سے لوگ باہر کے سیّاح آئے ہوئے تھے۔ جو وہاں کی سائیکلنگ ایسوسی ایشن تھی ان سے رابطہ کیا گیا تو انہوں نے ان کے ساتھ مزید پچاس، ساٹھ اور لوگ ملا دیے۔ اس کے بعد انہوں نے پیدرو آباد سے قرطبہ تک کا سفر اختیار کیا، اس کے علاوہ بھی سفر کیا، اس سے تبلیغ کا رستہ بھی کھل گیا۔ تو مقصد ایک یہ بھی تھا کہ جہاں آپ کی صحت اچھی ہو، وہاں تبلیغ کے راستے بھی کھلیں۔

اپنے کام کے نظریے کو ذرا وسیع کریں۔ صرف محدود چھوٹا سا نہ رکھیں کہ بس ہم نے پانچ کلومیٹر سائیکل چلا لیا ہے تو بہت تیر مار لیا یا میں نے ایک گھنٹہ سائیکل چلا لیا تو بہت کچھ ہو گیا۔ سوال یہ ہے کہ آپ کے کتنے قائدین سائیکل چلاتے ہیں؟ ان کی صحت بھی اچھی ہو اور پھر ان کو دیکھ کے باقیوں کو بھی encouragement ہو۔ حضور انور نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ انصار میں پہنچ کر یہ تصور پیدا ہو جاتا ہے، ہماری personality تب بنتی ہے، جتنا ہمارا پیٹ بڑا ہو۔ اس پر تمام شاملینِ مجلس نے بھی خوب حظ اٹھایا۔ حضور انور نے مزید ہدایت فرمائی کہ اس تصور کو ختم کریں کہ میں بزرگ اور بوڑھا نظر آؤں، بوڑھا نظر نہیں آنا چاہیے، جوان نظر آنا چاہیے۔ آپ تو جوانوں کے جوان ہیں، انصار اللہ اس لیے بنائی گئی تھی۔

تجنید کے متعلق راہنمائی طلب کی گئی کہ کچھ لوگ اپنے گھر کے پتے کی بجائے اپنے کام یا کاروبار کا پتہ درج کرتے ہیں، جس سے الجھن پیدا ہوتی ہے اور ان سے رابطہ رکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔

حضور انور نے اس کی بابت وضاحت فرمائی کہ گھر کا پتہ تجنید میں درج ہونا چاہیے، چاہے وہ کہیں بھی کام کرتا ہو، جہاں کوئی شخص رہائش پذیر ہو، وہاں کی تجنید میں شامل ہونا چاہیے۔

قائد ایثار جو فلاحی کاموں کی نگرانی کرتے ہیں، انہوں نے اپنے شعبے کی مساعی کی بابت تفصیل پیش کرتے ہوئے بتایا کہ امسال شعبہ کی توجہ زیادہ سے زیادہ انصار سے رابطہ برقرار رکھنے اور مضبوط تعلق اُستوار کرنے پر مرکوز رہی اور اس کا کافی حوصلہ افزا اور مثبت فیڈ بیک بھی ملا۔ نیز عرض کیا کہ شعبہ کس طرح دوسرے انصار بھائیوں سے رابطہ قائم کر کے انہیں تحائف بھجواتا اور ان کا حال احوال بھی معلوم کرتا ہے۔

اس پر حضور انور نے راہنمائی فرمائی کہ قائد ایثار کا کام یہ تحریک کرنا ہے کہ تم لوگ چیریٹی میں دو، یہ نہ کہو کہ ہمیں دو۔ لوگ تمہارے سے زیادہ غربت کی حالت میں ہیں، ان کے لیے صدقہ بھیجو اور چیریٹی میں دو۔ مختلف تنظیمیں ہیں، ہیومینٹی فرسٹ کو دے سکتے ہیں، لوکل چیریٹیز کو دے سکتے ہیں، انٹرنیشنل چیریٹیز کو دے سکتے ہیں۔

ان کو کہیں کہ ہم اپنے لیے نہیں مانگ رہے، جماعت کے لیے نہیں مانگ رہے بلکہ ان غریبوں کے لیے مانگ رہے ہیں جو افریقہ میں بیٹھے ہیں، ان کے لیے مانگ رہے ہیں جو کسی اور غریب ملک میں بیٹھے ہیں۔ ان کو پانی مہیا کرنا ہے، ان کو خوراک مہیا کرنی ہے یا فلسطینیوں کو aid دینی ہے اور جو جو بھی ایڈ ایجنسیاں فلسطینیوں میں خوراک، کپڑا اور پانی مہیا کر رہی ہیں، ان کے لیے دینا ہے، تو تم لوگ ان کے لیے دو۔ اور یہ عمر ایسی ہے جہاں تم لوگ خیرات و صدقہ کی طرف توجہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ بھی تمہارے سے نیک سلوک کرے گا، اس کے بعد تو پھر اگلا جہان ہی ہے، تو اس طرف ان کو توجہ دلائیں۔ صرف تحفے دے کے ان کو خوش کر لینا تو کافی نہیں ہے، ہم نے دوسروں کی خدمت کرنی ہے، ایثار کا کام اپنوں کی خدمت کرنا نہیں ہے۔

قائد تبلیغ نے اپنے شعبہ کی کارگذاری کی تفصیل پیش کرتے ہوئے عرض کیا کہ دیگر

اقدامات کے ساتھ ساتھ انفرادی تبلیغی سیشنز بھی منعقد کروائے جا رہے ہیں۔

حضور انور نے تبلیغ کے ٹارگٹ کے حوالے سے استفسار فرمایا تو موصوف نے عرض کیا کہ امسال سو بیعتوں کا ٹارگٹ ہے اور اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے بتیس بیعتیں ہو چکی ہیں۔ اس تناظر میں کینیڈا کی کُل آبادی کی بابت دریافت فرمانے پر حضور انور کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ کُل آبادی تقریباً بیالیس ملین ہے۔ اس پر حضور انور نے استفہامیہ انداز میں تبصرہ فرمایا کہ سو 100 آدمی کے حساب سے پھر آپ کو کتنے سو سال لگیں گے؟ حضور انور کے استفسار پر قائد تبلیغ نے عرض کیا کہ تقریباً 25/ہزار (leaflets) تقسیم ہوئے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اس سے کیا فائدہ ہو گا؟ جب میں نے آپ کو سکیم دی تھی، اس وقت سے اب تک ملک کی دس فیصد آبادی کو اگر لیف لیٹس دیتے تو بیالیس ملین میں سے چار اعشاریہ دو ملین تک پیغام چلا جانا تھا۔

تعارف تو ہوتا کوئی نہیں، آپ دو تین سیاستدانوں سے مل کے، وزیر اعظم کے آگے پیچھے پھر کے سمجھتے ہیں کہ ہم نے بڑا تیر مار لیا۔ لوگوں تک پہنچنا بھی ضروری ہے۔ صرف بڑے بڑے طبقوں اور حلقوں تک نہ جائیں۔

اس دفعہ بھی انہوں نے مجھ سے پوچھا تھا کہ سیاستدانوں کو جلسہ پر بلائیں یا نہ بلائیں۔ میں نے کہا تھا کہ جلسہ جماعت کی تربیت کے لیے ایک event ہوتا ہے۔ اپنے پروگراموں کو تربیت اور تبلیغ پر فوکس کریں اور لوگوں میں اس طرح ایک جذبہ پیدا کریں کہ ان کا اصل مقصد کیا ہے، کیونکہ زیادہ توجہ پھر اسی طرف ہوتی ہے۔ نہ عورتیں توجہ دے رہی ہوتی ہیں، نہ مرد توجہ دے رہے ہوتے ہیں، صرف یہ ہوتا ہے کہ واہ واہ! آج ہمارے پاس فلاں منسٹر آ گیا ہے۔ فلاں سیاستدان آ گیا۔ فلاں وزیر اعظم آ گیا۔ اس نے یہ تقریر کر دی اور اخبار میں ہماری کوریج ہو گئی۔ کوریج تو کمال نہیں ہے۔ کمال تو وہ ہے کہ ہم نے اپنی تربیت کتنی کی ہے، اپنوں کو کتنا سنبھالا ہے، یہ چیز ہے۔ یہ شعبہ تربیت، شعبہ تبلیغ اور مربیان سب کے مل کر کرنے کا کام ہے۔

حضور انور نے لازمی چندہ جات کے ساتھ ساتھ تنظیمی چندہ جات کی اہمیت پر توجہ مبذول کرواتے ہوئے زور دیا کہ چندہ عام، چندہ وصیت، اور چندہ جلسہ سالانہ جیسے چندہ جات لازمی ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ذیلی تنظیموں جیسے کہ مجلس انصار اللہ کے مقرر کردہ چندہ جات بھی خصوصی اہمیت کے حامل ہیں، ان کو تنظیمی چندہ جات کہا جاتا ہے، جو مجلسِ شوریٰ میں منتخب نمائندگان کے ذریعہ مقرر کیے جاتے ہیں۔ یہ نمائندے اپنی تنظیموں کی طرف سے مالی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کا عہد کرتے ہیں، نتیجۃً متعلقہ ذیلی تنظیموں کے اراکین بھی ان چندوں کی ادائیگی کے پابند ہوتے ہیں۔

آخر پر معاون صدر نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم باقاعدگی سے دنیا کے حالات بہتر ہونے کے لیے یا جنگ نہ ہونے کے لیے دعا کرتے ہیں۔ کیا غلبۂ اسلام کسی بڑی جنگ یا عالمی جنگ کے ساتھ مشروط ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ مشروط تو کہیں نہیں ہے۔ کہاں لکھا ہوا ہے کہ مشروط ہے! اگر یہی حالات رہے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ ضرور لکھا ہے کہ اگر لوگوں نے اپنی حالت کو نہ بدلا تو دنیا میں تباہیاں آئیں گی۔ یہ تقدیر ایسی ہے جو ہماری دعاؤں سے بدلی جا سکتی ہے اور اللہ تعالیٰ یہ قدرت رکھتا ہے کہ بغیر بڑی بڑی آفات کے بھی اگر دنیا حالت بدل لے، جو عموماً تاریخ یہ ثابت کرتی ہے اور دنیا کے حالات بھی یہ بتا رہے ہیں کہ مشکل ہی لگتا ہے کہ حالت بدلے۔ اس لیے غالب امکان یہی ہے کہ کوئی تباہی آئے یا جنگ ہو۔ اس کے بعد لوگوں کا اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع پیدا ہو۔ اس لیے میں کہتا ہوں پہلے اپنا تعارف کروائیں۔ ابھی تک تو آپ نے بیالیس ملین کی آبادی میں صرف پچیس ہزار لٹریچر تقسیم کیا ہے تو اس سے آپ نے دنیا کو کیا بتانا ہے؟

دنیا کو بتائیں کہ یہ تباہی آ سکتی ہے، تم لوگ خدا کی طرف رجوع کرو اور یہی بچنے کا ایک ذریعہ ہے تا کہ بعد میں اگر وہ احمدی نہیں بھی ہوتے تو ان کو یہ احساس پیدا ہو کہ ہاں! کچھ لوگ ایسے تھے جو ہمیں اس طرف بلایا کرتے تھے۔ جب تباہیاں آئیں، اس کے بعد جو لوگ بچ جائیں، ان کا رجوع پیدا ہو اور وہ پھر آپ کی طرف آئیں۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ ہمارا کام اپنا تعارف کروانا اور لوگوں کو پیغام دینا ہے۔ پھر یہ بھی ضروری ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود بھی تباہی سے بچنے کی دعا کی ہوئی ہے بلکہ طاعون کے دنوں میں بھی آپؑ نے دعائیں کی ہوئی ہیں، بہت دعائیں کی ہیں، گڑگڑا کے دعائیں کی ہیں۔ تو اصل تو یہی ہے کہ دنیا اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے اور بعض دفعہ حالات ایسے ہوتے ہیں کہ تباہی کے ساتھ ہی یہ چیزیں مشروط ہو جاتی ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ اس بات پر بھی قادر ہے کہ وہ تباہی نہ آئے اور اس کے بغیر حالات بدل جائیں۔ اس لیے ہمارا کام یہ ہے، جو کوشش ہے، اس کے ذریعہ سے پیغام پہنچائیں اور ساتھ دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تباہی سے دنیا کو بچا بھی لے۔ لیکن پھر بھی اگر لوگ نہیں مانتے تو پھر اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے جو غالب آنی ہے، وہ تو آنی ہے۔

ملاقات کے اختتام پر مجلس عاملہ کے ممبران کو حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف حاصل ہوا اور یوں یہ ملاقات بخیر و خوبی انجام پذیر ہوئی۔

(مطبوعہ روزنامہ الفضل انٹرنیشنل لندن مؤرخہ 30 مئی 2024ء)

مجلس میں بیٹھنے کے آداب

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے 24؍فروری 1920ء کو جماعت احمدیہ لاہور سے خطاب فرمایا جس کے آغاز میں فرمایا:

”جس طرز پر آپ لوگ اس وقت بیٹھے ہیں، ایک واقعہ سناتا ہوں۔حضرت مظہر جان جاناں اسلام میں بہت بڑے بزرگ گذرے ہیں اور ہمارے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت سے پہلے ان کے مریدوں میں سے ایک کے مُرید تھے، اُن کے متعلق لکھا ہے کہ انہیں ایک بادشاہ ملنے کے لیے گیا، اس کے ساتھ اس کا وزیر بھی تھا۔حضرت مظہر جان جاناں کے پاس پانی کی بھری ہوئی ایک صراحی رکھی تھی جس میں سے وہ ضرورت کے وقت پانی نکال لیا کرتے تھے۔ وزیر کو اُس وقت پیاس لگی اور اس نے اس میں سے نکال کر پانی پیا لیکن پینے کے بعد آب خورہ ٹیڑھا رکھ دیا۔لکھا ہے اس پر انہوں نے بادشاہ کی طرف دیکھ کر کہا کہ اس کو کس احمق نے وزیر بنایا ہے کہ یہ آبخورہ کو بھی سیدھا رکھنا نہیں جانتا۔ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اتنی سی بات پر بادشاہ کے سامنے ایسے الفاظ استعمال کرنے مناسب نہ تھے لیکن اگر دیکھا جائے تو اس قسم کی معمولی باتوں کا انسان کے دوسرے اہم کاموں پر بڑا اثر پڑتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ نماز پڑھتے وقت صفوں کو سیدھا رکھو ورنہ تمہارے دل ٹیڑھے ہو جائیں گے۔ اسی طرح فرمایا خدا خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔صفوں کو سیدھا رکھنے کی حقیقت فوجوں کے ظاہری انتظام کو دیکھ کر معلوم ہو سکتی ہے۔ فوجوں میں کیسی ظاہری خوبصورتی اور انتظام ہوتا ہے اور اس کا ان کے کام پر کتنا اثر پڑتا ہے لیکن جن فوجوں کا ظاہری انتظام اچھا نہیں ہوتا وہ کبھی دشمن پر فتح نہیں پا سکتیں تو مومن کو ظاہری شکل بھی خوبصورت بنانے کی کوشش کرنی چاہیے اور لیکچر سننے کے لیے ظاہری خوبصورتی یہی ہے کہ سننے والوں کا اکثر حصہ خطیب کے سامنے ہو کیونکہ سامنے ہونے کا بہت بڑا اثر ہوتا ہے۔“

(الفضل 15؍مارچ 1920ء صفحہ 3)

حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 16؍فروری 2024ء میں دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:

”دنیا کے جو حالات ہیں اس کے بارے میں بھی کچھ کہہ دوں۔ جنگ کی آگ تو پھیلتی جا رہی ہے۔ انسانیت کے تباہی سے بچنے کے لیے اب بہت دعاؤں کی ضرورت ہے اور احمدی اگر حقیقت میں صحیح طرح دعا کریں تو اس کے لیے کچھ کر سکتے ہیں۔“

”اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ“
دعا کی برکت

بین الاقوامی شہرت کے حامل پاکستان کے مایہ ناز اور نوبیل انعام یافتہ سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام کے والد ماجد محترم چوہدری محمد حسین صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ ملتان مورخہ 2/ستمبر 1891ء کو جھنگ میں پیدا ہوئے۔ 1914ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی توفیق پائی۔ آپ قرآن مجید اور رسول اللہ ﷺ کے عاشق، اسلام و احمدیت کے فدائی، متقی و پرہیز گار اور بلند پایہ مستجاب الدعوات بزرگ تھے۔ جماعت احمدیہ جھنگ شہر کے عرصہ تک صدر رہے نیز سالہا سال تک امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع ملتان کی حیثیت سے بھی قابل قدر خدمات سرانجام دینے کا موقع پایا۔ مورخہ 7/اپریل 1969ء کو 78 سال کی عمر میں وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔

آپ اپنی قبولیت احمدیت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں:

”میں اسلامیہ کالج لاہور میں کالج بلڈنگ کے اوپر ایک ڈارمینٹری میں رہتا تھا۔ ہم چار کس تھے۔ ایک روز میاں پیر بخش پڑنگ سکنہ بھاٹی دروازہ لاہور (ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر) اپنے دورہ پر ہمارے پاس آئے اور کہا کہ میں نے مرزائیوں کے خلاف ایک انجمن بنائی ہے جس کا نام تائید الاسلام رکھا ہے۔ آپ اس کے ممبر بن جائیں، ماہوار چندہ چار آنہ ہے۔ ہم مرزا صاحب کا پاکھنڈ توڑ کر رکھ دیں گے۔ میں نے کہا کہ اگر وہ شخص سچا ہو تو ہم کدھر جائیں گے؟ اس نے کہا کہ یہ نہیں ہوسکتا۔ میں ممبر نہ بنا اور کہا کہ فیصلہ خداوند کریم سے دریافت کریں۔ میں نے دلیل دی کہ ریلوے اسٹیشن لاہور کا راستہ اگر کسی نابکار شخص سے بھی دریافت کریں تو وہ بھی غلط نہ بتائے گا، یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ رحیم و کریم خدا سے سیدھا طلب کریں اور وہ نہ بتائے۔ چنانچہ میں نے اس دن سے اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ کا ورد اٹھتے بیٹھتے، سوتے جاگتے شروع کر دیا اور چالیس روز تک کیا۔ ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ جھنگ شہر میں ہمارے پرانے مکان میں ایک بزرگ تشریف فرما ہیں۔ عمومیم حاجی اللہ داد خاں انسپکٹر پولیس سامنے کھڑے ہیں اور مجھے بتاتے ہیں کہ یہ وہی بزرگ ہیں جن کی آپ تلاش میں تھے۔ میں نے ان بزرگ کی معیت میں کھانا کھایا، اس کے بعد وہ مگھیانہ کی طرف چل پڑے۔ جس راستہ سے وہ گئے، وہ ہونے والی بیت احمدیہ جھنگ سے گزرتا ہوا چوک کو جاتا ہے۔ ساتھ ہی اشارہ ہوا کہ یہ قادیان والے ہیں۔

اس کے بعد میں موقع پا کر قادیان گیا۔ سہ پہر کے وقت پہنچا۔ مجھے بتایا گیا کہ مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اول اپنے مطب میں تشریف لا رہے ہیں۔ میں ان کے مکان کے اندر گیا۔ قریباً تیس آدمی ان کے انتظار میں بیٹھے تھے، مجھے آخری جگہ پر بیٹھنے کا موقع ملا۔ تھوڑی دیر کے بعد خلیفہ اول تشریف لائے۔ آپ کو مفتی محمد صادق صاحب اور مرزا خدا بخش صاحب نے سہارا دیا ہوا تھا۔ آپ نے سیدھے میری طرف آنے کی تکلیف کی اور مجھ سے ایسے طریق سے پوچھا جیسے وہ مجھے پہلے جانتے تھے اور کہا کہ کیا آپ آگئے ہیں؟ میں نے بھی پہچان لیا۔ آپ نے پوچھا کہ کیا بیعت کرنا چاہتے ہیں؟ میں چپ ہوگیا۔ آخر آپ نے فرمایا کہ میرے ہاتھ پر ہاتھ رکھو اور جو میں کہتا جاؤں تم بھی کہتے جاؤ۔ جس وقت کوئی لفظ بیعت کے موافق نہ ہو ہاتھ اٹھا لینا۔

میں نے دل میں کہا کہ اس سے بہتر اور کیا ہوسکتا ہے چنانچہ سب حاضرین میرے ساتھ الفاظ دہرانے میں شامل ہوئے اور میری بیعت ختم ہوئی۔ میں نے اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا کہ مجھے جلدی ملنا۔ (اٹھارہ روز بعد آپ وفات پا گئے) حضرت مفتی محمد صادق صاحب میرے ساتھ امرتسر تک تشریف لائے اور مجھے راستہ میں سمجھاتے رہے۔ دوسرے روز لاہور میں مجھ پر سوالات کی بوچھاڑ پڑی۔ چونکہ مجھ سے کہا گیا تھا کہ ہمیشہ سچ بولنا، میں سچ بولتا رہا۔ آخر مخالفین نے احمدیت پر میرے ایمان کو مضبوط کر دیا......“

(چودھری محمد حسین صفحہ 19 مؤلفہ محمد اسماعیل پانی پتی)

برٹش کولمبیا کا گولڈن ایئرز پارک

Golden Ears Park, BC

کینیڈا کا صوبہ برٹش کولمبیا قدرتی حسن سے مالا مال ہے۔ برف پوش پہاڑ، نیلگوں جھیلیں، شور مچاتی آبشاریں، بل کھاتے دریا، ساحل سمندر، گھنے جنگل، سرسبز میدان اور لہلہاتے کھیت وغیرہ غرضیکہ ہر قسم کی قدرتی خوبصورتی دیکھنے کو ملتی ہے۔ کینیڈا میں حکومت کی طرف سے بنائے گئے پراونشل پارکس (Provincial Parks) عوام کو بنیادی سہولیات سے آراستہ نہایت مناسب دام پر سیر و تفریح کا موقع فراہم کرتے ہیں اور شہروں میں بسنے والے لوگ نہایت پُرسکون ماحول میں قدرتی حسن سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

برٹش کولمبیا کے پارکس میں ایک مشہور پارک گولڈن ایئرز پارک (Golden Ears Park) بھی ہے جو وینکوور شہر سے محض ایک گھنٹے کی مسافت پر وینکوور کے مضافاتی علاقے Maple Ridge کے قریب واقع ہے۔ اس پارک کا نام اس میں واقع دو پہاڑی چوٹیوں (Golden Ears (Peaks کے نام پر رکھا گیا ہے۔ یہ پارک سارا سال کھلا رہتا ہے تاہم موسم سرما میں شام سات بجے بند کر دیا جاتا ہے۔ اس پارک میں واقع جھیل Alouette Lake اس کی خوبصورتی کو چار چاند لگا دیتی ہے اور سیاحوں کو نہانے، تیراکی، کشتی رانی اور مچھلی پکڑنے جیسے مشغلوں کا موقع فراہم کرتی ہے۔ پارک میں متعدد سہولیات کی فراہمی کے ساتھ کیمپنگ کی سہولت مہیا کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ Day use کی سہولت بھی موجود ہے جو کہ بالکل مفت ہے۔

یہ پارک ہائیکنگ کا شوق رکھنے والوں کے لیے بھی ایک پُرکشش مقام ہے اور ہائیکنگ کی پگڈنڈی (trail) وادی کے خوبصورت اور حسین نظاروں سے ہوتی ہوئی اونچائی پر لے جاتی ہے لیکن اس انتہائی اونچائی تک پہنچتے پہنچتے رات ہو جانا یقینی ہے اس لیے پہاڑ کی اونچائی پر کیمپنگ کی سہولت بھی موجود ہے جہاں کیمپنگ کر کے رات بسر کی جا سکتی ہے۔ پارک میں سائیکلنگ کے لیے بھی خاص راستہ بنایا گیا ہے۔ Canoeing اور Kayaking بھی کرایہ پر دستیاب ہیں۔ اس کے علاوہ گھوڑے سواری کی سہولت بھی میسر ہے۔ غرضیکہ مختلف دلچسپیوں اور مشاغل کا حامل یہ پارک فیملی سمیت سیر کرنے کی ایک خوبصورت اور راحت افزا جگہ ہے۔ پارک کی مزید معلومات درج ذیل لنک سے لی جا سکتی ہیں:

/https://bcparks.ca/golden-ears-park

زاوية العرب

آية قرآنية عن السعي بين الصفا والمروة

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ (البقرة: ١٥٩)

حديث شريف عن شروط الأضحية

عَن عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوزَ مَوْلَى بَنِي شَيْبَانَ فِي حَدِيثِهِ قَالَ: سَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ، مَا كَرِهَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْأَضَاحِيِّ، أَوْ مَا نَهَى عَنْه مِنَ الْأَضَاحِيِّ؟ فَقَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: أَرْبَعٌ لَا تَجُوزُ فِي الضَّحَايَا، الْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا، وَالْمَرِيضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا، وَالْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ عَرَجُهَا، وَالْكَسِيرُ الَّتِي لَا تُنْقِي. فَقُلْتُ لِلْبَرَاءِ: فَإِنَّا نَكْرَهُ أَنْ يَكُونَ فِي الْأُذُنِ نَقْصٌ أَوْ فِي الْعَيْنِ نَقْصٌ أَوْ فِي السِّنِّ نَقْصٌ، قَالَ: فَمَا كَرِهْتَهُ فَدَعْهُ وَلَا تُحَرِّمْهُ عَلَى أَحَدٍ

(مسند أحمد، كتاب أول مسند الكوفيين)

من كلام الإمام "المرادّ من الحجّ"

"ليس المراد من الحج مجرد أن يخرج المرء من بيته ويمخر البحر ويصل إلى هناك ويلفظ بعض الكلمات تقليدا ويؤدي شعيرة ويعود. الحق أن الحج عبادة سامية وهو المرحلة الأخيرة لكمال السلوك.

فليكن معلوما أن المراد من انقطاع الإنسان عن نفسه أن يفنى في حب الله ويتولد فيه عشق الله وحبه لدرجة لا يشعر مقابله بصعوبة سفر ولا يهتم بالنفس أو المال ولا يفكر بالأعزة والأقارب. فكما يكون العاشق والمحب مستعدا دائما على التضحية بنفسه من أجل حبيبه كذلك يجب ألا يقصر الحاج أيضا في ذلك. ولقد وُضع نموذج ذلك في الحج، فكما يطوف العاشق حول حبيبه كذلك وُضع الطواف في الحج أيضا. هذه نقطة دقيقة جدا. كما هناك بيت الله كذلك هناك من هو فوقه، فما لم تطوفوا حوله لا ينفع ذلك الطواف وليس مدعاة للثواب. يجب أن تكون حالة الطائفين حوله كما ترون في حالة ذلك الطواف. فكما يستعمل الناس قماشا وجيزا جدا في ذلك الطواف كذلك على الطائفين حوله أن يخلعوا لباس الدنيا ويختاروا التواضع والانكسار ويطوفوا كالعشاق. الطواف علامة عشق الله ومعناه أنه يجب الطواف حول مرضاة الله فقط دون أن يكون هناك أي هدف آخر".

(الحكم، مجلد 11، رقم 2، عدد 7091/1/71م، ص 9)

في رحاب التفسير

(من التفسير الكبير لحضرة الحاج مزرا بشير الدين محمود أحمد رضى الله عنه ، الخليفة الثاني للمسيح الموعود عليه السلام)

الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللَّهُ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى وَاتَّقُونِ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ (البقرة:198)

لقد ذكرت الآية ضرورة اجتناب ثلاث مساوئ هي: الرفث والفسوق والجدال.

والرفث ما يكون بين الزوجين من علاقة خاصة، وكذلك يُطلق على فاحش الكلام والسباب، وسماع لغو الحديث وتافهه.

والفسوق هي تلك الآثام التي تتعلق بذات الله تعالى والتي بارتكابها يخرج الإنسان عن طاعته والاستسلام له.

ثم الجدال وهو ما يقطع الصلات بين الناس.

والحقيقة أن الله بهذه الأمور الثلاث وجّه النظر إلى الإصلاح من ثلاثة أنواع:

أولا- يجب أن تصلحوا أنفسكم وتُطهروا قلوبكم من كل أنواع الميول السيئة غير الطاهرة.

وثانيا- أن تبقوا على صلة إخلاص بالله تعالى.

وثالثا- أن تنشئوا علاقات المحبة مع الآخرين.

وكأنه تعالى لم ينه هنا عن ثلاثة أنواع من السيئات فقط، بل قد نهى عن كل السيئات.. إذ لا سيئة تبقى خارجة عن هذه الثلاث. فالسيئة إما تتعلق بالإنسان نفسه، أو بالله تعالى، أو بسائر الخلق. ومن الضروري للرقي الروحاني أن يهتم الإنسان بعد إصلاح نفسه بأداء حقوق الله تعالى وحقوق العباد.

مقتبس من خطبة عيد الأضحى

(مقتبس من خطبة عيد الأضحية التي ألقاها أمير المؤمنين سيدنا مرزا مسرور أحمد أيد الله تعالى بنصره العزيز، الخليفة الخامس للمسيح الموعود والإمام المهدي عليه السلام، يوم 2/09/2017 في مسجد بيت الفتوح بلندن)

"يقول الله تعالى في سورة الحج: لَنْ يَنَالَ اللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلَكِنْ يَنَالُهُ التَّقْوَى مِنْكُمْ

... لكن الإنسان لمجرد ذبحه الأنعام قربانا لا يعدّ مقبولا عند الله بل قد بيّن الله في هذه الآية ولفت أنظار المؤمنين إلى أن الأصل هو طهارة قلوبهم والتقوى، الأمر الذي يقدره الله. فلا يفرحنّ المؤمن بمجرد ذبحه يوم العيد حيوانا سمينا وثمينا. فإن لم تكن لديكم التقوى وكانت التضحيات لا تلفتكم إلى تطهير القلوب فمهما ذبحتم من الأنعام فلا قيمة له في نظر الله.

لقد بيّن سيدنا المسيح الموعود عليه السلام الحكمة من هذا الموضوع وعمقه وتفصيله في شتى المواضع،... ومما قال في ذلك: "إن أصل الخوف والحب والتقدير هو المعرفة التامّة. فمن أُعطِي المعرفة التّامة فقد أُعطي الخوف والحب الكاملَين أيضًا. وكلّ من أُعطي الخشية الكاملة والحب التامّ فقد نُجّي من كل ذنب ينشأ من التجاسر". (إذن فحب الله وخوفه وإدراك مقامِه وذاتِه هي الأمور التي تخلق المعرفة، وحين تنشأ المعرفة يتمكن الإنسان من اجتناب كل ذنب)، يقول حضرته: "عندها يتخلص الإنسان من الذنوب، لأنه يحرز الفهم الصحيح وإدراك الله.

لتحقيق هذا الخلاص لا نحتاج إلى أيّ دم، ولا إلى أيّ صليب ولا حاجة لنا إلى أية كفّارة، بل نحن بحاجة

إلى تضحية واحدة، ألا وهي التضحية بنفوسنا، تلك التضحية التي تشعر فطرتنا بالحاجة إليها. وهذه التضحية تُدعى بتعبير آخر "الإسلام". (أي لا يعدّ الإنسان مسلما حقًّا إلا إذا ضحّى بنفسه) والإسلام يعني تسليم العنق للذبح. أي أن تضعوا أرواحكم على عتبة الله طوعًا وانصياعًا. إنَّ هذا الاسم الجميل هو روح الشريعة كلِّها ولب جميع الأوامر. إن تسليم المرء عنقَه للذبح برضا وقناعة حقيقيين يتطلب حبًّا تامًّا وعشقا كاملا. (أي لا يستطيع المرء أن يقدم عنقه برضا وسرور ولا يقدر على التضحية إلا إذا كان الحب والعشق كاملَين) فالحب الكامل يتطلَّب المعرفة. فكلمة الاسلام تُشير إلى أنّ التضحية الحقيقية تحتاج إلى معرفة كاملة وحبّ كامل، لا إلى شيء آخر. وإلى ذلك قد أشار الله تعالى في قوله: لَنْ يَنَالَ اللّٰهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلَكِنْ يَنَالُهُ التَّقْوَى مِنْكُمْ".

بعض أحكام عيد الأضحى

(معتز القزق، أستاذ الجامعة الأحمدية -كندا)

-يعد عيد الأضحى من المناسبات المهمة والخاصة في حياة المسلمين، والذي يكون مقرونا بالحج. وقد كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْأَضْحَى. ومن السنة التطيّب ولبس الملابس الجديدة لوتوفرت.

- وكان من سنته ﷺ أن يأكُلَ فيه بعد عودته من الصلاة. حيث ورد في سنن الترمذي: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَطْعَمَ وَلَا يَطْعَمُ يَوْمَ الْأَضْحَى حَتَّى يُصَلِّيَ.

والمسلم يزين عيده بالتكبير بقوله: "الله أكبرُ الله أكبرُ لا إله إلا الله، والله أكبرُ الله أكبرُ ولِلّٰهِ الحمد"، وذلك من 9 ذي الحجّة بعد صلاة الفجر حتى 13 ذي الحجة بعد صلاة العصر، حيث تُردّد عندما يخرج إلى مكان صلاة عيد الأضحى وعند العودة، وبعد كل صلاة بعد التسليم 3 مرات على الأقل بصوت جهري -ليس بالضرورة مرتفعا جدا- وكلما تسنّى في غير أوقات الصلاة أيضًا في هذه الأيام.

- تشارك العائلة جميعها في هذه المناسبة فقد أخبرتنا السيدة أُمُّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: أُمِرْنَا أَنْ نُخْرِجَ الْحُيَّضَ يَوْمَ الْعِيدَيْنِ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَدَعْوَتَهُمْ وَيَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ عَنْ مُصَلَّاهُنَّ قَالَتْ امْرَأَةٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِحْدَانَا لَيْسَ لَهَا جِلْبَابٌ قَالَ لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا. لذا يُحبّذ خروج النساء أيضًا لمكان صلاة العيد إن لم يكن في خروجهن خطر عليهن.

- يجتمع المسلمون في مكان الصلاة ويصلون صلاة العيد ركعتين بالجماعة، تبْدَأُ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ. كما تصلى صلاة عيد الفطر. ولا يجوز أداءها فردا. ولا قضاءلها.

-يبدأ وقتها بعد طلوع الشمس بقليل حتى ما قبل زوال الشمس، ومن المستحب أن تُصلّى في أول وقتها، وإذا لم يستطع الناس في مكان ما أن يصلوها في اليوم الأول من العيد قبل الزوال فيمكن لهم أن يصلوها في اليوم الثاني قبل الزوال وحتى اليوم الثالث قبل الزوال.

الأضحية:

-يمكن أن تكون من "الجمل، البقر، خروف، ماعز، أو شاة". حيث يشترط أن تكون سليمة لا مرض فيها وأن تكون خالية من العيوب، فلا تكون عرجاء أو مقطوعة الأذن أو مكسورة القرن، أو عوراء أو عمياء... وأن يكون عمرها كحد أدنى: الجمل ثلاث سنوات، والبقر سنتان، والخروف والماعز والشاة وغيرها سنة واحدة. وإذا كان الخروف سَمينًا وبصحّة جيّدة يمكن ذبحه وإن كان عمره أقل من سنة بقليل